روزنامہ

CPL 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

جمعہ 2 فروری 2001ء - 7 ذیقعد 1421 ہجری - 2 تبلیغ 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 29

جوش عبادت

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک رات نماز عشاء قریباً آدھی رات کے وقت پڑھائی اور نماز کے بعد فرمایا۔

تمہیں بشارت ہو۔ تم پر یہ اللہ کی نعمت ہے کہ دنیا میں تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں جو اس وقت نماز ادا کر رہا ہو۔

ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ ہم یہ سن کر بہت ہی خوش ہوئے۔

(صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلوۃ باب فضل العشاء حدیث نمبر 534)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہر ایک حمد اور تعریف اس ذات کے لئے مسلم ہے جس کا نام اللہ ہے اور اس فقرہ الحمدللہ سے اس لئے شروع کیا گیا کہ اصل مطلب یہ ہے کہ خداتعالیٰ کی عبادت روح کے جوش اور طبیعت کی کشش سے ہو اور ایسی کشش جو عشق اور محبت سے بھری ہوئی ہو ہرگز کسی کی نسبت پیدا نہیں ہوسکتی جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ وہ شخص ایسی کامل خوبیوں کا جامع ہے جن کے ملاحظہ سے بے اختیار دل تعریف کرنے لگتا ہے۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ کامل تعریف دو قسم کی خوبیوں کے لئے ہوتی ہے۔ ایک کمال حسن اور ایک کمال احسان اور اگر کسی میں دونوں خوبیاں جمع ہوں تو پھر اس کے لئے دل فدا اور شیدا ہو جاتا ہے۔ اور قرآن شریف کا بڑا مطلب یہی ہے کہ خداتعالیٰ کی دونوں قسم کی خوبیاں حق کے طالبوں پر ظاہر کرے تا اس بے مثل و مانند ذات کی طرف لوگ کھینچے جائیں اور روح کے جوش اور کشش سے اس کی بندگی کریں۔ اس لئے پہلی سورۃ میں ہی یہ نہایت لطیف نقشہ دکھلانا چاہا ہے کہ وہ خدا جس کی طرف قرآن بلاتا ہے وہ کیسی خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے۔ سو اسی غرض سے اس سورۃ کو الحمدللہ سے شروع کیا گیا جس کے یہ معنے ہیں کہ سب تعریفیں اس کی ذات کے لئے لائق ہیں جس کا نام اللہ ہے۔ اور قرآن کی اصطلاح کی رو سے اللہ اس ذات کا نام ہے جس کی تمام خوبیاں حسن و احسان کے کمال کے نقطہ پر پہنچی ہوئی ہوں اور کوئی منقصت اس کی ذات میں نہ ہو قرآن شریف میں تمام صفات کا موصوف صرف اللہ کے اسم کو ہی ٹھہرایا ہے تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ اللہ کا اسم تب متحقق ہوتا ہے کہ جب تمام صفات کاملہ اس میں پائی جائیں۔ پس جبکہ ہر ایک قسم کی خوبی اس میں پائی گئی تو حسن اس کا ظاہر ہے۔ اسی حسن کے لحاظ سے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا نام نور ہے جیسا کہ فرمایا (-) یعنی اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے۔ ہر ایک نور اسی کے نور کا پرتوہ ہے۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 ص 247)

طلباء کے لئے رہائش کا انتظام

پاکستان بھر میں احمدی طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد جن کی اکثریت اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے کوشاں ہے کو بڑے شہروں میں (بالخصوص لاہور، راولپنڈی، کراچی اسلام آباد وغیرہ) رہائش کے مسائل درپیش ہیں۔ ان طلباء کے لئے جن کے اپنے تعلیمی ادارہ جات میں رہائش کا انتظام نہ ہے ایسے احمدی احباب کی خدمات کی ضرورت ہے جو کہ اپنے گھر کے کسی حصہ میں ایسے ضرورت مند احمدی طلباء کو بطور Paying Guest جگہ دے سکیں۔ اس طرح احمدی طلباء کے مسئلہ کو کسی حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔

جو احمدی احباب احمدی طلبہ کی اس طرح مدد کرنا چاہیں وہ فوری طور پر نظارت تعلیم کو اپنے مندرجہ ذیل کوائف سے مطلع فرماویں۔

(i) نام پتہ (ii) مذکورہ جگہ کا مکمل ایڈریس (iii) کتنے طلبہ کو جگہ فراہم کرسکیں گے (iv) کتنے کمرے فراہم کر سکتے ہیں (v) کس قدر ماہوار کرایہ لیں گے (vi) کیا سوئی گیس پانی بجلی کے چارجز اس کرایہ میں شامل ہوں گے (vii) کیا کھانے کا انتظام بھی کرسکیں گے (viii) ٹیلی فون کی سہولت ہوگی۔ (ix) دیگر سہولیات کیا کیا فراہم ہوں گی۔

(نظارت تعلیم)

✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠

ضروری اعلان برائے فارغ التحصیل طلباء

نصرت جہاں اکیڈمی وانٹر کالج

☆ نصرت جہاں اکیڈمی وانٹر کالج سے فارغ التحصیل طلباء جو اس وقت کسی کالج یا یونیورسٹی میں زیرِ تعلیم ہیں یا کسی ادارہ میں ملازمت کر رہے ہیں۔ براہ کرم اپنی ایک عدد پاسپورٹ سائز تصویر معہ پیشہ وارانہ تعلیمی قابلیت اور موجودہ پتہ دفتر نصرت جہاں اکیڈمی کو برائے ریکارڈ فوری طور پر ارسال فرمائیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی)

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

محترم سید ساجد احمد صاحب۔

مجلس انصار اللہ امریکہ کی مجلس شوریٰ اور سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ امریکہ کی آٹھویں سالانہ مجلس شوریٰ اور انیسواں سالانہ اجتماع بیت الرحمٰن سلور سپرنگ میری لینڈ میں 17۔19 نومبر 2000ء منعقد ہوئے۔ بیت الرحمٰن جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا ہیڈ کوارٹر ہے جو ریاستہائے متحدہ امریکہ کے دارالحکومت کے نواح میں واقع ہے۔ احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کا براعظم امریکہ کے لئے نشریات کا ریلے سٹیشن بھی یہیں واقع ہے۔

مجلس شوریٰ

مجلس شوریٰ کا انعقاد 17 نومبر بروز جمعۃ المبارک ہوا۔ ملک بھر سے مجالس انصار اللہ کے نمائندے جمعرات سے آنا شروع ہو گئے تھے۔ نمائندوں کی بڑی تعداد کی بنا پر مجلس شوریٰ کا انعقاد بیت الذکر کے بڑے ہال میں ہوا۔ شوریٰ کی کارروائی بعد نماز جمعہ و عصر شروع ہوئی۔ اور رات دیر تک جاری رہی۔ شوریٰ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔

مجلس شوریٰ کا افتتاح مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ نے فرمایا۔ آپ نے مجلس کے کام کو سراہا اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور ان ضروری کاموں کا ذکر فرمایا جو موجودہ صورت حال میں مجلس انصار اللہ امریکہ کی فوری توجہ چاہتے ہیں۔ اور اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ یہ شوریٰ مجلس انصار اللہ کو ترقی کی نئی شاہراہ پر لے جائے اور اجتماعی دعا کروائی۔

ڈاکٹر وجیہہ باجوہ صاحب قائد عمومی نے پچھلے سال کی شوریٰ کے فیصلوں پر عمل درآمد پر رپورٹ پیش کی۔ نیز مجالس کی طرف سے بھیجی گئی ان تجاویز کا ذکر کیا جنہیں مختلف وجوہات کی بنا پر مجلس شوریٰ کے سامنے پیش نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے وہ تجاویز پیش کیں جنہیں مجلس شوریٰ سے مشورہ حاصل کرنے کے لئے چنا گیا تھا۔

ان کے بعد مکرم شیخ عبدالواحد صاحب قائد مال مجلس انصار اللہ امریکہ نے مجوزہ بجٹ برائے سال 2001 نمائندگان شوریٰ کے سامنے پیش کیا۔

ان رپورٹوں اور تجاویز کے پیش کرنے کے دوران نمائندگان نے حسب ضرورت اپنے استفسارات پیش کئے اور وضاحتیں طلب کیں جن کے متعلقہ شعبوں کی طرف سے جواب مہیا کئے گئے۔ تجاویز پر غور و فکر کے لئے سب کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ سب کمیٹیوں کے اراکین کے نام نمائندگان نے تجویز کئے۔ مکرم ناصر محمود صاحب ملک صدر مجلس انصار اللہ امریکہ نے سب کمیٹیوں کے صدر اور سیکرٹری مقرر کئے۔ پچھلے پہر سب کمیٹیوں نے ان کے سپرد کی گئی تجویزوں پر غور کیا۔

بعد نماز مغرب و عشاء اور بعد از عشائیہ۔ مجلس شوریٰ کا آخری اجلاس زیر صدارت مکرم صدر صاحب مجلس امریکہ تلاوت کے ساتھ شروع ہوا۔ سب کمیٹیوں نے باری باری اپنی سفارشات مجلس شوریٰ کے نمائندوں کے سامنے منظوری کے لئے پیش کیں۔ مجلس شوریٰ نے حسب ضرورت ان سفارشات پر بحث کی۔ اور جہاں نمائندوں نے اتفاق کیا اور ضروری سمجھا۔ وہاں مناسب تبدیلی کی گئی۔ مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس رات گئے دعا کے ساتھ ختم ہوا۔

اجتماع

مجلس انصار اللہ امریکہ کا انیسواں سالانہ اجتماع جماعت احمدیہ امریکہ کے ہیڈ کوارٹر بیت الرحمٰن میں 17 تا 19 نومبر 2000ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوا۔ ملک کے ہر حصے سے دو صد کے قریب انصار نے شرکت کی۔ جن کا تعلق 30 مجالس سے تھا۔ ان میں سے کئی اراکین ہزارہا میل کا سفر بذریعہ ہوائی جہاز یا کار طے کر کے پہنچے۔ انصار نے یہ تین روز تہجد۔ پنجگانہ نمازوں۔ ذکر الٰہی اور دینی مصروفیات میں گزارے۔

اجتماع کا آغاز شام کو بعد نماز مغرب و عشاء ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ملک ناصر محمود صاحب صدر مجلس امریکہ نے شامل ہونے والوں کو خوش آمدید کہا۔ جس کے بعد مکرم منیر حمید صاحب نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ جس میں انہوں نے مجلس انصار اللہ کے بعض پرانے کاموں کا ذکر کیا اور مستقبل کی طرف توجہ دلائی۔ اور اپنا محاسبہ کرنے اور اپنے اور دوسروں میں نیک تبدیلی پیدا کرنے۔ دینی کاموں کے لئے وقت دینے اور اپنے اور دوسروں کے لئے دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور دوسروں پر نکتہ چینی سے باز رہنے کی نصیحت فرمائی۔ اور اجتماعی دعا سے اس اجتماع کا افتتاح فرمایا۔

مکرم وجیہہ باجوہ صاحب قائد عمومی نے انٹرنیٹ کے استعمال اور اس کے حسن و قبح پر روشنی ڈالی۔ بروز ہفتہ قراءت قرآن۔ اردو نظم خوانی۔ تیار شدہ تقریر۔ مشاہدہ و معائنہ اور عام معلومات کے مقابلے ہوئے۔ مکرم ڈاکٹر خلیل احمد ملک صاحب قائد تربیت نے شادی کے نظام پر تقریر کی مربی سلسلہ مولانا مبشر احمد صاحب نے خانگی خوشحالی بڑھانے کے گر بتائے۔ اور مربی سلسلہ مولانا شمشاد احمد صاحب ناصر نے انصار کو ان کی دعوت الی اللہ کے سلسلے میں ذمہ داریوں سے آگاہ فرمایا۔ تقاریر کے دوران انصار نے روح پرور نظمیں سنائیں۔ ایک سوال و جواب کی محفل ہوئی۔ ڈاکٹر وسیم سید صاحب نائب قائد مال نے انصار کو امریکہ میں انصار ہال کی سکیم سے آگاہ کیا اور اس سلسلے میں انہیں ان کی ذمہ داری کی طرف متوجہ کیا ایک معلوماتی اجلاس میں آٹھ ڈاکٹروں نے انصار کے صحت سے متعلق سوالات کے جواب دیئے۔

ہفتہ کے روز ہی پچھلے پہر والی بال۔ چلنے۔ رسہ کشی۔ بنی پکڑنے وغیرہ کے ورزشی مقابلے بھی منعقد ہوئے بروز اتوار۔ اجتماع کے آخری روز۔ درس حدیث۔ انگریزی نظم۔ فی البدیہہ تقریر کے علمی مقابلے ہوئے اجتماع کا اختتامی اجلاس تلاوت و نظم سے شروع ہوا۔ مکرم صدر صاحب مجلس نے مجلس کی سالانہ رپورٹ کارگزاری پیش کی۔ جس میں مجلس انصار اللہ امریکہ کی سال بھر کی کارروائیوں کا تفصیل سے ذکر کیا۔ نیز مجلس کی طرف سے 5 ہزار ڈالر کا احمدی راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے والے پاکستانیوں کے لئے عطیہ پیش کرنے کا اعلان کیا۔ جس کے بعد مکرم ایم ایم احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ نے علم انعامی۔ علمی و ورزشی مقابلوں میں جیتنے والوں کو انعامات اور کارکنوں کو سندات تقسیم فرمائیں۔ انہوں نے اپنے اختتامی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں تازہ اطلاعات سے آگاہ کیا اور پاکستان میں تازہ قربانیوں کے واقعات کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور اجتماعی دعا کروائی۔ اجتماع کے اختتام پر سب حاضرین کی گروپ فوٹو لی گئی

اس اجتماع میں جدید ترین ذرائع ابلاغ بکثرت استعمال میں لائے گئے۔ اکثر تقاریر کے دوران متن کے اہم حصے بڑی سکرین پر کمپیوٹر کی مدد سے حاضرین کو دکھائے جاتے رہے۔ اسی طرح شوریٰ کی تجاویز و سفارشات بھی سکرین پر دکھائے جاتے رہے۔

گو اجتماع سردی اور بارشوں کے موسم میں منعقد ہوا تاہم بفضل خدا موسم خوشگواری کی طرف مائل رہا۔ اور حاضرین سفر و حضر میں بارش کی کوفت سے بفضل خدا محفوظ رہے۔

تائیدِ ایزدی

○ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں۔

○ میری برادری میں سے میرے ایک چچازاد بھائی میاں غلام احمد تھے ان کی کچھ جائیداد موضع لنگہ ضلع گجرات میں بھی تھی۔ ایک مرتبہ انہوں نے مجھے ایک تحریر کے کام کے لئے فرمائش کی جس کی تعمیل کے لئے میں ان کے ہمراہ موضع لنگہ چلا آیا۔ گرمیوں کا موسم تھا اس لئے میں دوپہر کا وقت اکثر ان کے دالان کے پیچھے ایک کوٹھڑی میں گذارا کرتا تھا۔ ایک دن حسب معمول میں دوپہر کو اس کوٹھڑی میں سو رہا تھا۔ میری آنکھ کھلی تو میں نے سنا کہ غلام احمد کی خالہ اور والدہ کہہ رہی تھیں کہ اس رسولے (غلام رسول) کا ہمیں بڑا افسوس ہے کہ گاؤں گاؤں اور گھر گھر میں لوگ اس کی برائی کرتے ہیں۔ اس نے تو مرزائی ہو کر ہمارے خاندان کی ناک کاٹ دی ہے۔ اتفاق کی بات ہے کہ اس روز برابر کی کوٹھڑی میں بھائی غلام احمد بھی سویا ہوا تھا اس نے بیدار ہوتے ہی ان کی یہ مغلظات سنیں تو کہنے لگا تم کیا بکواس کر رہی ہو۔ میں نے تو ابھی خواب میں دیکھا ہے کہ

غلام رسول پر آسمان سے اتنا نور برس رہا ہے کہ اس نے چاروں طرف سے اس کو گھیر لیا ہے۔

تمہیں کیا معلوم ہے کہ تم جسے برا سمجھتی ہو وہ خدا کے نزدیک برا نہ ہو۔ اتنے میں میں بھی کوٹھڑی سے باہر نکل آیا اور ان کو احمدیت کے متعلق سمجھاتا رہا۔ مگر ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ بلکہ یہی میاں غلام احمد جس پر اللہ تعالیٰ نے رؤیا کے ذریعہ سے اتمام حجت کر دی تھی میرا اتنا مخالف اور دشمن ہو گیا کہ علماء کو بلا کر بھی احمدیت پر حملے کراتا اور مجھے ذلیل کرنے کی کوشش میں لگا رہتا۔ آخر میرے مولا کریم نے میری نصرت کے لئے موضع راجیکی میں طاعون کے عذاب کو مسلط کیا اور غلام احمد اور اس کے ہمنواؤں کا صفایا کر دیا۔ وبائے طاعون کے دوران میں تقویٰ و طہارت کو اختیار کرنے کی بجائے جب ان لوگوں نے یہ منصوبہ سوچا کہ اگر کوئی مرجائے تو نہ اس کی قبر کھودی جائے اور نہ اسے اپنے قبرستان میں دفن ہونے دیا جائے تو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود ہمارے مکان کے اوپر کھڑے ہیں اور حفاظت فرما رہے ہیں۔ چنانچہ ہمارا گھر تو حضرت اقدس کی برکت سے محفوظ رہا مگر ان بدخواہوں کے گھر طاعون سے ماتم کدے بن گئے۔

(حیات قدسی جلد اول ص 43)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔ سالانہ 900 روپے

حلقہ ارادت میں داخل ہوئی تجھ سے مجھے یہ توقع ہے کہ تیرے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ پس یہ محض مردوں کے لئے ہی پیغام نہیں۔ بچوں کے لئے ہی پیغام نہیں کہ تم اپنی جنت اپنی ماؤں کے پاؤں تلے ڈھونڈو اور بالعموم یہی معنی ہیں جو سمجھے جاتے ہیں اور بیان کئے جاتے ہیں کہ عورت کا ادب کرو۔ عورت کی دعائیں لو حالانکہ اس سے بہت زیادہ وسیع تر معنی عورت کے کردار سے تعلق میں بیان ہوئے ہیں۔ اگر ہمارا معاشرہ ہر گھر کو جنت نہیں بنا دیتا تو اس حدیث کی رو سے وہ معاشرہ (دینی) نہیں ہے۔ اور اگر جنت کو جہنم بنانے میں مردوں کا قصور ہے تو یہ قصور محض اس وقت کے دائرے میں محدود نہیں جس میں اس کی شادی ہوئی اور ایک عورت کے ساتھ اس نے ازدواجی زندگی بسر کرنی شروع کی بلکہ اس کا تعلق ایک گزرے ہوئے زمانے سے بھی ہے۔ اس نے ایسی بدنصیب ماں بھی پائی کہ جس کے قدموں تلے اسے جنت کی بجائے جہنم ملی پس جنت کی خوشخبری سے یہ مراد نہیں کہ لازماً ہر ماں کے پاؤں تلے جنت ہے۔ مراد یہ ہے کہ خدا توقع رکھتا ہے کہ اے مسلمان عورتو! تمہارے پاؤں تلے سے جنت پھوٹا کرے اور جہاں تمہارے قدم پڑیں وہ برکت کے قدم پڑیں اور تمہاری اولادیں اور تم سے تربیت پانے والے ایک جنت نشان معاشرے کی تعمیر کریں۔ پس اس نقطہ نگاہ سے احمدی خواتین کو بہت کچھ سوچنے کی ضرورت ہے۔ بہت کچھ فکر کی ضرورت ہے۔ اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اور جتنی (دینی) تعلیمات بعض عیوب سے تعلق رکھتی ہیں یعنی عورت کو بعض باتیں کرنے سے روکتی ہیں اور بعض ادائیں اختیار کرنے سے منع فرماتی ہیں ان کا اس حدیث کے مضمون سے بلاشبہ ایک گہرا تعلق ہے۔ وہ سب باتیں وہ ہیں جو جنت کو جہنم میں تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

(خطاب جلسہ سالانہ قادیان 27 دسمبر 1991ء)

سب سے پہلے ماں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ تیری ماں۔ پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا۔ تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا۔ تیری ماں۔ اس نے چوتھی بار پوچھا۔ پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا۔ ماں کے بعد تیرا باپ تیرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔

(بخاری کتاب الادب باب من احق الناس بحسن الصحبۃ)

ایک صحابی حضور کے پاس آئے اور کہا مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے حضور نے فرمایا کیا تیری ماں زندہ ہے اس نے عرض کیا نہیں۔ تو فرمایا کیا تیری خالہ موجود ہے عرض کیا ہاں تو فرمایا اس کے ساتھ حسن سلوک کر۔ (خدا تیرا گناہ بخش دے گا)

(ترمذی کتاب البر والصلۃ باب فی بر الخالۃ)

بزرگوں کے نمونے

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں رؤیا میں جنت میں داخل ہوا۔ اور اس میں قراءت سنی تو میں نے پوچھا یہ کون ہے تو اہل جنت نے کہا یہ حارثہ بن نعمان ہے وہ اپنی ماں کے ساتھ سب لوگوں سے بڑھ کر حسن سلوک کرنے والے تھے۔

(مشکوٰۃ کتاب الادب باب البر والصلۃ

حضرت بایزید بسطامی فرماتے ہیں۔

کہ جس کام کو میں سب کاموں سے بعد جانتا تھا۔ وہ مقدم کام تھا۔ یعنی والدہ کی رضامندی پھر فرمایا۔ کہ جس چیز کو میں مجاہدات و ریاضات شاقہ میں تلاش کرتا پھرتا تھا۔ وہ میں نے گھر میں آسانی سے حاصل کرلی ایک رات والدہ نے پانی طلب کیا۔ میں کوزہ میں سے پانی لینے گیا مگر وہاں پانی نہ تھا۔ گھڑے میں دیکھا۔ مگر وہاں بھی پانی نہ تھا۔ چنانچہ میں نہر پر جاکر پانی لایا۔ مگر میری واپسی تک والدہ پھر سو گئی تھیں۔ میں اسی طرح پانی کا کوزہ لئے کھڑا رہا۔ سخت سردی کے باعث کوزہ میں پانی جم گیا۔ جب والدہ بیدار ہوئیں۔ تو انہوں نے مجھ کو یوں کھڑے دیکھ کر سبب دریافت کیا۔ میں نے عرض کی۔ کہ شاید آپ بیدار ہوں۔ اور پانی طلب کریں۔ لیکن میں حاضر نہ ہوں۔ اس ڈر کی وجہ سے میں کھڑا رہا۔ یہ سن کر والدہ نے پانی پیا اور میرے حق میں دعا کی۔

ایک رات کا ذکر ہے۔ والدہ نے فرمایا۔ کہ بیٹا آدھا دروازہ کھول دو۔ یہ کہہ کر وہ سو گئیں۔ میں اب حیران تھا۔ کہ کون سا دروازہ۔ دائیں طرف کا یا بائیں طرف کا کھولوں۔ اس شش و پنج میں کہ والدہ کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کر بیٹھوں۔ دروازے ہی میں کھڑے کھڑے ساری رات گزر گئی۔ صبح کے وقت میں نے دیکھا کہ جس چیز کی مجھے خواہش تھی وہ دروازے سے اندر داخل ہوئی۔

(بایزید بسطامی تذکرۃ الاولیاء ص 107)

بے بے جی اداس ہیں

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب کی اپنی والدہ سے محبت اور اطاعت کا نمونہ قابل رشک ہے۔

فزکس لارئیٹ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا بیان ہے۔

”انہیں اپنی والدہ صاحبہ سے جو مدت ہوئی فوت ہو چکی ہیں جس قدر محبت تھی اس کا اور جو سبق انہوں نے اپنی والدہ صاحبہ سے سیکھے ان کا وہ ہمارے سامنے اکثر تذکرہ کیا کرتے تھے۔ وہ اپنی کتاب کے صفحہ 297 پر اپنی والدہ کے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں کہ ”جس آدمی کو ہم پسند کرتے ہیں اس سے مہربانی کرنا کوئی نیکی نہیں ہے نیکی یہ ہے کہ ہم ان لوگوں سے مہربانی کا سلوک کریں جن کو ہم ناپسند کرتے ہیں“۔ اسی طرح وہ فرمایا کرتی تھیں۔ ”دوستی وہ ہے جو ہمیشہ قائم رہے۔ وقتی دوستی، دوستی نہیں ہوتی“۔

(خالد دسمبر 1985ء صفحہ 59)

محترم بشیر احمد خان رفیق سابق امام بیت الفضل لندن کا مشاہدہ:۔

”مجھے وہ سماں بھی کبھی نہ بھولے گا جب آپ بہشتی مقبرہ قادیان میں اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ کی قبر پر دعا کے لئے کھڑے ہوئے۔ اس وقت آپ کی حالت اس قدر غیر تھی کہ یوں لگتا تھا گویا آپ کسی اور جہاں میں ہیں۔ آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی اور سینہ یوں شدت غم سے ابل رہا تھا جیسے ہانڈی چولہے پر ابل رہی ہو۔ دیر تک آپ کی یہ کیفیت رہی۔ اگلے دن فرمایا کہ میں اپنی والدہ صاحبہ کی قبر پر ایسے وقت میں جانا چاہتا ہوں جب میں اکیلا ہوں۔ چنانچہ اگلے ہی روز بہت منہ اندھیرے آپ ان کی قبر پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔

(ماہنامہ خالد دسمبر 85ء ص 88)

محترم چوہدری حمید نصراللہ صاحب امیر ضلع لاہور بیان کرتے ہیں:۔

”جب بھی طبیعت ناساز ہوتی ہمیشہ اپنی بیٹی کو بلایا کرتے تھے۔ مجھ سے بارہا کہا کہ امۃ الحئی کے آجانے سے مجھے اطمینان ہو جاتا ہے اور وہ کچھ ایسا کرتی ہے کہ میری طبیعت سے بے چینی دور ہو جاتی ہے۔ کئی مرتبہ اپنی بیٹی کو پاس بٹھا کر جبکہ خود لیٹے ہوتے تھے فرمایا کرتے تھے کہ تم اونچی آواز میں دعائیں پڑھو۔ میں تمہارے ساتھ دہراؤں گا اس سے مجھے بہت سکون ملتا ہے اور باپ بیٹی یہ عمل دیر تک کرتے رہتے تھے....

اس بات کا اظہار فرماتے کہ تمہاری شکل بے بے جی سے ملتی ہے۔ ایک دفعہ امۃ الحئی دفعتہ کمرے میں آئیں اور کوئی بات ایسی محبت سے عرض کی کہ اباجی نے یکدم اوپر دیکھا تو آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ ایسی حالت ہو گئی کہ امۃ الحئی جس قدر تسلی اور شفقت سے اس حالت سے نکالنے کی کوشش کرتیں اسی قدر اثر زیادہ ہوتا۔ یہاں تک کہ امۃ الحئی کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہاں ٹھہرے اور اپنے کمرے میں چلی گئیں۔ اباجی نے فرمایا! آج امۃ الحئی کو دیکھا تو یوں لگا کہ بے بے جی ہیں اور طبیعت بے چین ہو گئی۔ تین روز تک یہ حالت رہی کہ تمام وقت آنسو رواں رہے۔ اور باپ بیٹی دونوں ایک ایسی حالت میں تھے کہ نہ باپ کو جذبات پر ایسا قابو آیا کہ وہ بیٹی کو بلائے اور نہ ہی بیٹی کو ہمت ہوئی کہ باپ کے پاس جائے۔ جذبات محبت سے مغلوب ایک دوسرے کی خیریت معلوم کر لیتے تھے“۔

(انصاراللہ نومبر 1985ء صفحہ 142)

جناب ثاقب زیروی صاحب کی زبانی یہ رقت انگیز واقعہ سنئے۔

”میں (1970ء میں لندن سے) پاکستان کو واپسی کے لئے تیار ہوا۔ اور سلام کے لئے حاضر ہوا تو اٹھ کر از راہ کرم گستری مجھے معانقہ سے نوازا۔ میری پیشانی پر بوسہ دیا اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بصد ادب ہدیہ سلام نذر کرنے کے لئے کہا۔ میں نے معانقہ کے دوران (سرگوشی کے سے انداز میں دعائیہ رنگ میں) کہا اللہ آپ کو لمبی صحت والی اور برکتوں اور مسرتوں بھری زندگی عطا فرمائے۔ آپ کی شفقتوں نے میرے اس سفر کو ایک یادگار و ایمان افروز سفر بنا دیا“ فرمایا ”جزاک اللہ احسن الجزاء۔ لیکن لمبی زندگی کی دعا نہ کیجئے وہاں بے بے جی بہت اداس ہیں“۔

(انصاراللہ نومبر 1985ء صفحہ 158)

وصیت

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی بیٹی بیان کرتی ہیں کہ میرے اباجان کو تین باتوں سے والہانہ عشق تھا۔ ایک قرآن مجید۔ دوسرا والدین اور تیسرا پاکستان۔

جب میرے والد نے نوبیل انعام جیتا تو اس سے ملنے والی رقم سے انہوں نے مستحق طلباء کے لئے ایک سکالرشپ جاری کیا جس کا نام محمد حسین وہاجرہ فاؤنڈیشن رکھا۔

اباجان کی یہ وصیت تھی کہ بعد از وفات ان کو والدین کی قبروں کے ساتھ کی جگہ میں دفنایا جائے چنانچہ اللہ کے خاص کرم سے قبرستان میں ان کے لئے قبر کی جگہ محفوظ کرلی گئی تھی ان کی رحلت کے بعد میں اور میرا بھائی (احمد سلام) ان کے کاغذات دیکھ رہے تھے تو پتہ چلا کہ انہوں نے وصیت نامے میں ایک بات کا اضافہ کیا ہوا تھا۔

”اگر کسی وجہ سے مجھے ربوہ نہ لے جایا جا سکے تو میرے کتبہ پر یہ عبارت کندہ ہو اس کی خواہش تھی کہ وہ ماں کے قدموں میں دفن ہو“

(روزنامہ الفضل ربوہ 3 جنوری 2001ء)

والدین کی طرف سے خدا کا شکر

سورۃ احقاف آیت 16 (جس کا تذکرہ مضمون کے آغاز میں ہے) کا دوسرا اہم مضمون یہ ہے کہ انسان ان نعمتوں کا بھی شکریہ ادا کرے جو خدا نے اس کے والدین پر کی تھیں۔ اس بارہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کا نمونہ پیش فرمایا گیا ہے۔

اس آیت کا ترجمہ اور وضاحت کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

ہم نے الانسان یعنی محمد رسول اللہ کو۔ انسان کامل کو یہ نصیحت فرمائی کہ اپنے والدین سے

حلقہ ارادت میں داخل ہوئی تجھ سے مجھے یہ توقع ہے کہ تیرے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ پس یہ محض مردوں کے لئے ہی پیغام نہیں۔ بچوں کے لئے ہی پیغام نہیں کہ تم اپنی جنت اپنی ماؤں کے پاؤں تلے ڈھونڈو اور بالعموم یہی معنی ہیں جو سمجھے جاتے ہیں اور بیان کئے جاتے ہیں کہ عورت کا ادب کرو۔ عورت کی دعائیں لو حالانکہ اس سے بہت زیادہ وسیع تر معنی عورت کے کردار سے تعلق میں بیان ہوئے ہیں۔ اگر ہمارا معاشرہ ہر گھر کو جنت نہیں بنا دیتا تو اس حدیث کی رو سے وہ معاشرہ (دینی) نہیں ہے۔ اور اگر جنت کو جہنم بنانے میں مردوں کا قصور ہے تو یہ قصور محض اس وقت کے دائرے میں محدود نہیں جس میں اس کی شادی ہوئی اور ایک عورت کے ساتھ اس نے ازدواجی زندگی بسر کرنی شروع کی بلکہ اس کا تعلق ایک گزرے ہوئے زمانے سے بھی ہے۔ اس نے ایسی بدنصیب ماں بھی پائی کہ جس کے قدموں تلے اسے جنت کی بجائے جہنم ملی پس جنت کی خوشخبری سے یہ مراد نہیں کہ لازماً ہر ماں کے پاؤں تلے جنت ہے۔ مراد یہ ہے کہ خدا توقع رکھتا ہے کہ اے مسلمان عورتو! تمہارے پاؤں تلے سے جنت پھوٹا کرے اور جہاں تمہارے قدم پڑیں وہ برکت کے قدم پڑیں اور تمہاری اولادیں اور تم سے تربیت پانے والے ایک جنت نشان معاشرے کی تعمیر کریں۔ پس اس نقطہ نگاہ سے احمدی خواتین کو بہت کچھ سوچنے کی ضرورت ہے۔ بہت کچھ فکر کی ضرورت ہے۔ اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اور جتنی (دینی) تعلیمات بعض عیوب سے تعلق رکھتی ہیں یعنی عورت کو بعض باتیں کرنے سے روکتی ہیں اور بعض ادائیں اختیار کرنے سے منع فرماتی ہیں ان کا اس حدیث کے مضمون سے بلاشبہ ایک گہرا تعلق ہے۔ وہ سب باتیں وہ ہیں جو جنت کو جہنم میں تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

(خطاب جلسہ سالانہ قادیان 27 دسمبر 1991)

سب سے پہلے ماں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ تیری ماں۔ پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا۔ تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا۔ تیری ماں۔ اس نے چوتھی بار پوچھا۔ پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا۔ ماں کے بعد تیرا باپ تیرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔

(بخاری کتاب الادب باب من احق الناس بحسن الصحبة)

ایک صحابی حضور کے پاس آئے اور کہا مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے حضور نے فرمایا کیا تیری ماں زندہ ہے اس نے عرض کیا نہیں۔ تو فرمایا کیا تیری خالہ موجود ہے عرض کیا ہاں تو فرمایا اس کے ساتھ حسن سلوک کر۔ (خدا تیرا گناہ بخش دے گا)

(ترمذی کتاب البر والصلة باب فی بر الخالة)

بزرگوں کے نمونے

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں رویا میں جنت میں داخل ہوا۔ اور اس میں قراءت سنی تو میں نے پوچھا یہ کون ہے تو اہل جنت نے کہا یہ حارثہ بن نعمان ہے وہ اپنی ماں کے ساتھ سب لوگوں سے بڑھ کر حسن سلوک کرنے والے تھے۔

(مشکوٰۃ کتاب الادب باب البر والصلة)

حضرت بایزید بسطامی فرماتے ہیں۔

کہ جس کام کو میں سب کاموں سے بعد جانتا تھا۔ وہ مقدم کام تھا۔ یعنی والدہ کی رضامندی پھر فرمایا۔ کہ جس چیز کو میں مجاہدات و ریاضات شاقہ میں تلاش کرتا پھرتا تھا۔ وہ میں نے گھر میں آسانی سے حاصل کرلی ایک رات والدہ نے پانی طلب کیا۔ میں کوزہ میں سے پانی لینے گیا مگر وہاں پانی نہ تھا۔ گھڑے میں دیکھا۔ مگر وہاں بھی پانی نہ تھا۔ چنانچہ میں نہر پر جا کر پانی لایا۔ مگر میری واپسی تک والدہ پھر سو گئی تھیں۔ میں اسی طرح پانی کا کوزہ لئے کھڑا رہا۔ سخت سردی کے باعث کوزہ میں پانی جم گیا۔ جب والدہ بیدار ہوئیں۔ تو انہوں نے مجھ کو یوں کھڑے دیکھ کر سبب دریافت کیا۔ میں نے عرض کی۔ کہ شاید آپ بیدار ہوں۔ اور پانی طلب کریں۔ لیکن میں حاضر نہ ہوں۔ اس ڈر کی وجہ سے میں کھڑا رہا۔ یہ سن کر والدہ نے پانی پیا اور میرے حق میں دعا کی۔

ایک رات کا ذکر ہے۔ والدہ نے فرمایا۔ کہ بیٹا آدھا دروازہ کھول دو۔ یہ کہہ کر وہ سو گئیں۔ میں اب حیران تھا۔ کہ کون سا دروازہ۔ دائیں طرف کا یا بائیں طرف کا کھولوں۔ اس شش و پنج میں کہ والدہ کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کر بیٹھوں۔ دروازے ہی میں کھڑے کھڑے ساری رات گزر گئی۔ صبح کے وقت میں نے دیکھا کہ جس چیز کی مجھے خواہش تھی وہ دروازے سے اندر داخل ہوئی۔

(بایزید بسطامی تذکرۃ الاولیاء ص 107)

بے بے جی اداس ہیں

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی اپنی والدہ سے محبت اور اطاعت کا نمونہ قابل رشک ہے۔

فزکس لاریئٹ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا بیان ہے۔

"انہیں اپنی والدہ صاحبہ سے جو مدت ہوئی فوت ہو چکی ہیں جس قدر محبت تھی اس کا اور جو سبق انہوں نے اپنی والدہ صاحبہ سے سیکھے ان کا وہ ہمارے سامنے اکثر تذکرہ کیا کرتے تھے۔ وہ اپنی کتاب کے صفحہ 297 پر اپنی والدہ کے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں کہ "جس آدمی کو ہم پسند کرتے ہیں اس سے مہربانی کرنا کوئی نیکی نہیں ہے نیکی یہ ہے کہ ہم ان لوگوں سے مہربانی کا سلوک کریں جن کو ہم ناپسند کرتے ہیں"۔ اسی طرح وہ فرمایا کرتی تھیں۔ "دوستی وہ ہے جو ہمیشہ قائم رہے۔ وقتی دوستی، دوستی نہیں ہوتی"۔

(خالد دسمبر 1985ء صفحہ 59)

محترم بشیر احمد خان رفیق سابق امام بیت الفضل لندن کا مشاہدہ:۔

"مجھے وہ سماں بھی کبھی نہ بھولے گا جب آپ بہشتی مقبرہ قادیان میں اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ کی قبر پر دعا کے لئے کھڑے ہوئے۔ اس وقت آپ کی حالت اس قدر غیر تھی کہ یوں لگتا تھا گویا آپ کسی اور جہاں میں ہیں۔ آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی اور سینہ یوں شدت غم سے ابل رہا تھا جیسے ہانڈی چولہے پر ابل رہی ہو۔ دیر تک آپ کی یہ کیفیت رہی۔ اگلے دن فرمایا کہ میں اپنی والدہ صاحبہ کی قبر پر ایسے وقت میں جانا چاہتا ہوں جب میں اکیلا ہوں۔ چنانچہ اگلے ہی روز بہت منہ اندھیرے آپ ان کی قبر پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔

(ماہنامہ خالد دسمبر 85ء ص 88)

محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر ضلع لاہور بیان کرتے ہیں:۔

"جب بھی طبیعت ناساز ہوتی ہمیشہ اپنی بیٹی کو بلایا کرتے تھے۔ مجھ سے بارہا کہا کہ امۃ الحئی کے آجانے سے مجھے اطمینان ہو جاتا ہے اور وہ کچھ ایسا کرتی ہے کہ میری طبیعت سے بے چینی دور ہو جاتی ہے۔ کئی مرتبہ اپنی بیٹی کو پاس بٹھا کر جبکہ خود لیٹے ہوتے تھے فرمایا کرتے تھے تم اونچی آواز میں دعائیں پڑھو۔ میں تمہارے ساتھ دہراؤں گا اس سے مجھے بہت سکون ملتا ہے اور باپ بیٹی یہ عمل دیر تک کرتے رہتے تھے......

اس بات کا اظہار فرماتے کہ تمہاری شکل بے بے جی سے ملتی ہے۔ ایک دفعہ امۃ الحئی دفعتہ کمرے میں آئیں اور کوئی بات ایسی محبت سے عرض کی کہ باباجی نے یکدم اوپر دیکھا تو آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ ایسی حالت ہو گئی کہ امۃ الحئی جس قدر تسلی اور شفقت سے اس حالت سے نکالنے کی کوشش کرتیں اسی قدر اثر زیادہ ہوتا۔ یہاں تک کہ امۃ الحئی کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہاں ٹھہرے اور اپنے کمرے میں چلی گئیں۔ باباجی نے فرمایا! آج امۃ الحئی کو دیکھا تو یوں لگا کہ بے بے جی ہیں اور طبیعت بے چین ہو گئی۔ تین روز تک یہ حالت رہی کہ تمام وقت آنسو رواں رہے۔ اور باپ بیٹی دونوں ایک ایسی حالت میں تھے کہ نہ باپ کو جذبات پر ایسا قابو آیا کہ وہ بیٹی کو بلائے اور نہ ہی بیٹی کو ہمت ہوئی کہ باپ کے پاس جائے۔ جذبات محبت سے مغلوب ایک دوسرے کی خیریت معلوم کر لیتے تھے"۔

(انصار اللہ نومبر 1985ء صفحہ 142)

جناب ثاقب زیروی صاحب کی زبانی یہ رقت انگیز واقعہ سنئے۔

"میں (1970ء میں لندن سے) پاکستان کو واپسی کے لئے تیار ہوا۔ اور سلام کے لئے حاضر ہوا تو اٹھ کر از راہ کرم گستری مجھے معانقہ سے نوازا۔ میری پیشانی پر بوسہ دیا اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بصد ادب ہدیہ سلام نذر کرنے کے لئے کہا۔ میں نے معانقہ کے دوران (سرگوشی کے سے انداز میں دعائیہ رنگ میں) کہا اللہ آپ کو لمبی صحت والی اور برکتوں اور مسرتوں بھر زندگی عطا فرمائے۔ آپ کی شفقتوں نے میرے اس سفر کو ایک یادگار و ایمان افروز سفر بنا دیا" فرمایا "جزاک اللہ احسن الجزاء" لیکن لمبی زندگی کی دعا نہ کیجئے وہاں بے بے جی بہت اداس ہیں"۔

(انصار اللہ نومبر 1985ء صفحہ 158)

وصیت

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی بیٹی بیان کرتی ہیں کہ میرے اباجان کو تین باتوں سے والہانہ عشق تھا۔ ایک قرآن مجید، دوسرا والدین اور تیسرا پاکستان۔

جب میرے والد نے نوبل انعام جیتا تو اس سے ملنے والی رقم سے انہوں نے مستحق طلباء کے لئے ایک سکالرشپ جاری کیا جس کا نام محمد حسین وہاجرہ فاؤنڈیشن رکھا۔

اباجان کی یہ وصیت تھی کہ بعد از وفات ان کو والدین کی قبروں کے ساتھ کی جگہ میں دفنایا جائے چنانچہ اللہ کے خاص کرم سے قبرستان میں ان کے لئے قبر کی جگہ محفوظ کرلی گئی تھی ان کی رحلت کے بعد میں اور میرا بھائی (احمد سلام) ان کے کاغذات دیکھ رہے تھے تو پتہ چلا کہ انہوں نے وصیت نامے میں ایک بات کا اضافہ کیا جو یہ تھا۔

"اگر کسی وجہ سے مجھے ربوہ نہ لے جایا جا سکے تو میرے کتبہ پر یہ عبارت کندہ ہو اس کی خواہش تھی کہ وہ ماں کے قدموں میں دفن ہو"

(روزنامہ الفضل ربوہ 3 جنوری 2001ء)

والدین کی طرف سے خدا کا شکر

سورۃ احقاف آیت 16 (جس کا تذکرہ مضمون کے آغاز میں ہے) کا دوسرا اہم مضمون یہ ہے کہ انسان ان نعمتوں کا بھی شکریہ ادا کرے جو خدا نے اس کے والدین پر کی تھیں۔ اس بارہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کا نمونہ پیش فرمایا گیا ہے۔

اس آیت کا ترجمہ اور وضاحت کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

ہم نے الانسان یعنی محمد رسول اللہ کو۔ انسان کامل کو یہ نصیحت فرمائی کہ اپنے والدین سے

احسان کا سلوک کرو۔ یہاں یہ سوال ضرور اٹھتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے تو اپنے والدین کا منہ نہیں دیکھا۔ والدہ کو دیکھا لیکن تھوڑے عرصہ کے لئے اور والد تو بعض روایات کے مطابق آپ کے پیدا ہونے سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔ پس بوالدیہ احسانا کا کیا مطلب ہے۔ یہاں دراصل آنحضرت ﷺ کو جو نصیحت ہے وہ تمام بنی نوع انسان کو نصیحت ہے کیونکہ انسان کامل کو جو نصیحت کی جائے اس میں تمام ادنیٰ انسان شامل ہو جاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ مزید کسی تمہید باندھنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ فرمایا ہم نے انسان کامل سے یہ کہا تھا کہ یاد رکھو کہ اپنے والدین سے ہمیشہ احسان کا سلوک کرنا حملتہ امہ کرہا و وضعتہ کرہا یہ مضمون بھی دیکھ لیجئے عام ہے۔ تمام بنی نوع انسان پر یہ مضمون مشتمل ہے۔ آگے جا کر یہ مضمون اور رنگ اختیار کر جائے گا۔ تم دیکھو تمہاری ماؤں کا تم پر کتنا احسان ہے یا اگر لفظی ترجمہ کریں تو غائب میں مضمون بیان ہو رہا ہے۔ تو ترجمہ ہو گا ہر انسان کی ماں اسے بہت تکلیف سے پیٹ میں اٹھائے پھرتی ہے۔ (-) اور بہت تکلیف کے ساتھ جنم دیتی ہے۔ نو مہینے تک اپنے پیٹ میں پالتی ہے۔ ایسی حالت میں کہ وہ بہت ہی ادنیٰ حالت سے ترقی کرتے کرتے انسان کی حالت تک پہنچتا ہے۔ اب آپ دیکھیں جس نے ربنا اللہ کا دعویٰ کیا تھا اسی کی مزید صفت بیان ہوئی ہے۔ رب کا مطلب ہی یہ ہے ادنیٰ سے ترقی دے کر اعلیٰ حالت تک پہنچانے والا۔ انسانی رشتوں میں اس کی بہترین مثال ماں بنتی ہے فرمایا اپنی ماں کی طرف دیکھو کہ ہر انسان کی ماں نے اسے بڑی مصیبتوں سے پیٹ میں پالا اور پھر بڑے خطرات کے ساتھ اس کو جنم دیا۔ (-) اور یہ عرصہ پیٹ میں اٹھائے پھرنے کا اور پھر وضع حمل کا اور پھر دودھ پلانا یہ تیس مہینوں تک پھیلا ہوا ہے۔ (-) یہاں تک کہ جب وہ بلوغت کو پہنچ گیا اور چالیس سال کی عمر کو پہنچ گیا۔ (-) تو اس نے دعا کی جو میں بیان کروں گا۔ یہاں میں نے کہا تھا کہ آگے جا کر مضمون بدل جائے گا۔ ایک مضمون ہے عام جو سارے بنی نوع انسان میں مشترک ہے۔ ہر ایک کی ماں اسی طرح اسے جنم دیتی ہے لیکن ہر شخص احسان مند نہیں ہوا کرتا۔ اب واپس حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف مضمون لوٹ گیا ہے۔ ایک عام واقعہ بیان کر کے جو سب بنی نوع انسان میں مشترک ہے پھر الانسان معنی محمد رسول اللہ اس مضمون کو دوبارہ اٹھا لیا گیا اور یہ کہا گیا کہ جب وہ بلوغت کو پہنچا اور 40 سال کی عمر کو پہنچا اور 40 سال کی عمر آپ کی نبوت کی عمر تھی اس لئے 40 سال کا لفظ استعمال ہوا ہے ورنہ ہر انسان تو 40 سال کی عمر کو پہنچنے پر یہ بات نہیں کہا کرتا۔ پس یقیناً قطعی طور پر یہاں حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ مراد ہیں اور آپ کا نقشہ بیان فرمایا ہے کہ آپ نے نبوت پانے کے بعد کیا دعائیں کیا کرتے تھے۔ فرمایا (-) اے میرے رب! مجھے توفیق عطا فرما کہ اس نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں جو تو نے مجھ پر کی اور اس نعمت کو تمام کر دیا۔ (تمام کا مضمون لفظاً ظاہر نہیں لیکن نبوت میں تمام کا لفظ شامل ہوتا ہے اس لئے تمام کا لفظ داخل کیا) آیت کریمہ فرماتی ہے (-) اے میرے رب! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اس نعمت کا شکریہ ادا کرتا رہوں۔ شکریہ ادا کر سکوں اس کی توفیق پاؤں جو تو نے مجھ پر فرمائی۔ وعلی والدی اور میرے والدین پر تو نے جو نعمت کی ہے اس کا بھی میں شکر ادا کروں۔

اب دیکھیں یہاں والدین سے آنحضرت ﷺ کے احسان کا یہاں ذکر نہیں فرمایا اس لئے کہ آپ کے والدین پہلے گزر چکے تھے۔ یہ مضمون لگتا ہے دو دھاگوں سے بنا ہوا ہے کبھی عام ہو جاتا ہے کبھی خاص ہو جاتا ہے۔ عام ہو جاتا ہے تو تمام بنی نوع انسان پر پھیل جاتا ہے جب سمٹتا ہے تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات میں سمٹ آتا ہے۔ آپ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے خدا! مجھ پر تو نے جو اتنا بڑا احسان فرمایا یہ توفیق عطا فرما کہ اس پر شکر کا حق ادا کر سکوں اور صرف اسی کا نہیں بلکہ اپنے والدین کی طرف سے بھی تیرا شکر ادا کروں۔ صاف ظاہر ہے کہ والدین گزر چکے ہیں اور ان کو پتہ نہیں کہ کیا نعمت ان کو ملی ہے اور واقعۃً آنحضرت ﷺ کے والدین گزر چکے تھے ان کو کیا پتہ تھا کہ ان کی صلب سے دنیا کا سب سے بڑا انسان پیدا ہونے والا ہے اور وہ ایسے اعلیٰ مدارج تک پہنچے گا کہ کبھی کسی انسان کے تصور میں بھی یہ نہیں آ سکتا تھا کہ کوئی شخص خدا کے اتنا قریب ہو جائے اور چونکہ والدین ایسی حالت میں گزرے تھے کہ ابھی وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے اور نہ مسلمان ہو سکتے تھے اور انبیاء کو حکم نہیں ہے کہ وہ اپنے ان والدین کے لئے دعا کریں جن کے متعلق احتمال ہو کہ وہ مشرک ہیں۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے دعا نہیں کی بلکہ یہ عرض کیا ہے کہ اے خدا! ان پر بھی تو نے بہت بڑا انعام کیا ہے۔ اتنا بڑا انعام کہ مجھے ان کے گھر پیدا کر دیا اور وہ شکر ادا نہیں کر سکتے۔ ان کو علم نہیں ہے کہ کیا احسان تو نے ان پر کیا ہے۔ مجھے توفیق عطا فرما کہ میں ان کی طرف سے تیرا شکر ادا کروں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی مغفرت کی دعا کرنے کا اس سے اعلیٰ طریق اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا اور ان معنوں میں احسان کا بدلہ بھی اتار گئے۔ مضمون دیکھیں کس طرح اٹھایا گیا ہے کہ والدین کے احسان کو یاد کرو۔ والدین کے احسان کو یاد کر کے آنحضرتؐ فرماتے ہیں اے خدا! ان کی طرف سے مجھے شکر کی توفیق عطا فرما۔ پس جن کی طرف سے محمد رسول اللہ شکر ادا کر رہے ہوں کیسے ممکن ہے میں تو یقین نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک نہ فرمائے۔ (-) اور شکر کی تعریف فرما دی۔ ہم جو زبانی شکر ادا کرتے رہتے ہیں یہ تو کوئی شکر نہیں۔ فرمایا شکر کس طرح ادا کروں فرمایا (-) میں ہمیشہ ایسا عمل کروں کہ جن کے نتیجہ میں تو راضی ہوتا رہے۔ اس میں شکر کا فلسفہ بھی بیان ہو گیا۔ ایک انسان شکر اس لئے کرتا ہے کہ کوئی شخص اس پر احسان کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ وہ اس احسان کا بدلہ چکا سکے۔ خدا کو آپ احسان کا بدلہ نہیں دے سکتے لیکن احسان کا بدلہ چکانے کی روح یہ ہے کہ جب آپ احسان اتارتے ہیں تو اگلا راضی ہوتا ہے۔ جب آپ کو کوئی تحفہ دے اور آپ اس کو اس سے بڑھ کر تحفہ دیں تو تحفے تو عارضی چیزیں ہیں بعض دفعہ خود استعمال بھی نہیں کرتا کسی اور کو دے دیتا ہے یا پھینک دیتا ہے یا اس کے کام کی چیز نہیں ہوتی لیکن وہ راضی ہو جاتا ہے اگر محبت سے ایک ذرہ بھی کسی کو تحفہ دیا جائے تو وہ راضی ہو جاتا ہے تو کیسا عمدہ گہرا نفسیاتی

نکتہ بیان فرمایا۔ فرمایا کہ میں تو تجھ پر احسان کر نہیں سکتا لیکن تجھے راضی تو کر سکتا ہوں اور احسان کا بدلہ تو اسی لئے چکایا جاتا ہے کہ کوئی راضی ہو جائے بس اب تو ایسا فیصلہ فرما کہ ایسے عمل کی تو مجھے خود توفیق عطا فرما۔ مجھے معلوم نہیں تو کس عمل سے راضی ہو گا۔ جس عمل سے بھی تو راضی ہوتا ہے وہی عمل میں کرتا چلا جاؤں اور ساری زندگی میں تیری رضا حاصل کرتا رہوں۔ تجھے خوش کرتا رہوں (-) ذریتی اور یہی نہیں میری ذریت کو بھی صالح بنا دے اور اس ذریت میں آپ سب شامل ہیں۔ صرف آنحضرت ﷺ کی جسمانی اولاد ہی نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان جنہوں نے آپ سے تعلق جوڑنا تھا یا آئندہ جوڑیں گے وہ سارے اس دعا میں شامل ہو جاتے ہیں۔

(ذوق عبادت ص 408 تا 411)

یہ دعا جو آنحضرت ﷺ کے مبارک منہ سے نکلی انہی الفاظ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی زبان سے بھی قرآن کریم نے درج فرمائی ہے۔

حضرت سلیمان کی دعا

اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ تیری نعمت کا جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہے شکریہ ادا کر سکوں اور ایسا مناسب عمل کروں جسے تو پسند فرمائے۔

(النمل 20)

اس دعا کا مطلب بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

صاف معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء عارف تھے۔ خدا کی حکمت کے راز سمجھتے تھے اور جانتے تھے کہ اگر خدا نے توفیق نہ دی تو ہم شکر کا حق بھی ادا نہیں کر سکیں گے پس حضرت سلیمان کے منہ سے یہ دعا بہت زیب دیتی ہے کیونکہ آپ پر خدا کے بے انتہاء احسانات تھے۔ پس نہایت عاجزی کے ساتھ جھکتے ہوئے خدا کا خوف کھاتے ہوئے انہوں نے عرض کیا: (-) اے میرے رب مجھے توفیق عطا فرما۔ (-) کہ میں تیری نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں۔ (-) اس نعمت کا جو تو نے مجھ پر کی اور صرف اسی کا نہیں۔ (-) اور اس نعمت کا بھی مجھ پر شکریہ واجب ہے جو تو نے میرے والدین پر کی۔ اب یاد رکھیں اس دعا نے ہمیں ایک اور بہت گہرا حکمت کا موتی پکڑا دیا۔ بچوں پر فرض ہے کہ اپنے والدین کا شکریہ بھی ادا کریں۔ اور والدین پر جو خدا نے نعمتیں عطا کیں۔ والدین کی زندگی تھوڑی ہوئی۔ اور وہ ان سب نعمتوں کا شکریہ ادا نہ کر سکے تو یہ اولاد کا فرض ہو گیا اور وہ والدین بھی جو خدا کے نیک بندے تھے اور انہوں نے خدا کا شکر کرتے ہوئے زندگی گزاری ان کی اولاد کو بھی یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہم پر ہمارے ماں باپ کا احسان ہے۔ ہم اس احسان کا صرف اس رنگ میں بدلہ اتار سکتے ہیں کہ جو نیک کام وہ کیا کرتے تھے ان نیک کاموں کو ہم بھی کریں۔ جو خدا نے ان پر احسان کئے تھے ان احسانات کا شکریہ ہم ان کی طرف سے خدا تعالیٰ کے حضور پیش کریں۔ تو کتنا عظیم الشان نبی تھا حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام۔ کتنی گہری معرفت اور حکمت کی باتیں کرنے والے تھے۔ آپ کی دعائیں بھی گہری حکمت پر مبنی تھیں۔ پس شکریہ اپنا ہی نہیں بلکہ اپنے والدین کا بھی ادا کرنے کا خیال آیا۔ اور کہا وعلی والدی اور اپنے والدین کا بھی شکریہ ادا کروں اور کس طرح شکریہ ادا کروں؟ زبان سے! نہیں نہیں۔ عرض کرتے ہیں (-) ایک ہی طریق ہے تیرا شکریہ ادا کرنے کا کہ نیک اعمال بجا لاؤں۔ ایسے اعمال بجا لاؤں جو تجھے پسند آ جائیں۔

(ذوق عبادت ص 357،356)

بہشت کی کلید تقویٰ ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

یہ جو فرمایا کہ مومن کے لئے ہی جنت ہے۔ یہ اس لئے فرمایا ہے کہ سچی راحت دنیا کی لذات سے تب پیدا ہوتی ہے جب تقویٰ ساتھ ہو۔ جو تقویٰ کو چھوڑ دیتا ہے اور حلال و حرام کی قید کو اٹھا دیتا ہے وہ تو اپنے مقام سے نیچے گر جاتا ہے۔ اور حیوانی درجہ میں آ جاتا ہے۔

اصل یہی ہے کہ بہشت کی کلید تقویٰ ہے جس کو خدا تعالیٰ پر بھروسہ نہیں اسے سچی راحت کیونکر مل سکتی ہے...... حقیقت الامر یہی ہے کہ لذائذ کا مزہ صرف تقویٰ ہی سے آتا ہے۔ جو متقی ہوتا ہے اس کے دل میں راحت ہوتی ہے اور ابدی سرور ہوتا ہے۔ دیکھو ایک دوست کے ساتھ تعلق ہو تو کس قدر خوشی اور راحت ہوتی ہے۔ لیکن جس کا خدا سے تعلق ہو اسے کس قدر خوشی ہوگی۔ جس کا تعلق خدا سے نہیں ہے اسے کیا امید ہو سکتی ہے۔ اور امید ہی تو ایک چیز ہے جس سے بہشتی زندگی شروع ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد 2 ص 254، 255)

محترم رشید احمد چوہدری صاحب

گھاس ایک صنعت - ایک نفع بخش کاروبار

دنیا میں جدید ٹیکنالوجی کے تحت تجربات کے ذریعے نئی سے نئی قسم کی عمدہ گھاس تیار کی جا رہی ہے

پچھلے دنوں انگلستان اور پاکستان کی کرکٹ ٹیموں کے درمیان کرکٹ میچ کراچی، لاہور اور فیصل آباد کی کرکٹ گراؤنڈز میں کھیلے گئے جن کو مختلف ٹی وی کمپنیوں کے علاوہ سکائی ٹیلیویژن نے بھی دنیا بھر کے کرکٹ کے شائقین تک پہنچایا۔ مگر پاکستان میں بھی اور بیرونی دنیا میں بھی بعض ایسے ناظرین تھے جنہیں کھیل سے زیادہ دلچسپی کھیل کے میدان سے تھی اور وہ کھیل کے میدان میں اگی ہوئی گھاس کا بغور معائنہ کر رہے تھے یہ ایک حقیقت ہے کہ آج کے دور میں کھیل کے میدانوں میں چاہے وہ کرکٹ گراؤنڈ ہو یا فٹ بال کا میدان، اچھی سے اچھی گھاس استعمال کی جاتی ہے کیونکہ اگر کھیلوں کے مقابلے ایک ایسی گراؤنڈ میں ہو رہے ہوں جہاں ہرے رنگ کی خوبصورت گھاس اگی ہوئی ہو تو کھیل دیکھنے کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے لیکن اگر میدان میں کسی جگہ گھاس ہو اور کسی جگہ چٹیل میدان ہو تو نہ صرف دیکھنے والے کا مزا کرکرا ہو جاتا ہے بلکہ کھیل کی پرفارمنس میں بھی بڑا فرق پڑتا ہے۔

گھاس پر تحقیق

برطانیہ میں گھاس پر تحقیق کرنے کے لئے ایک ادارہ قائم ہے جسے دی سپورٹس ٹرف ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کہتے ہیں۔ یہ ادارہ دنیا بھر میں موسم کے مطابق اچھی سے اچھی گھاس مہیا کرتا ہے اور سارا سال گھاس کے بیجوں پر ریسرچ کرتا ہے۔ اس ادارے کے پاس بہت بڑی لیبارٹری ہے اور مختلف قسم کی گھاس اگانے کے لئے 20 ایکڑ زمین ہے جہاں مختلف قسم کے بیج چھوٹے چھوٹے مربع قطعات میں اگاتا ہے ہر قطعہ 2 فٹ مربع کا ہوتا ہے اور اس میں جو مٹی استعمال کی جاتی ہے اسے پہلے ہر قسم کے جراثیم سے پاک کیا جاتا ہے۔ ان قطعات میں جو گھاس اگائی جاتی ہے ان کی بڑھوتری کی شرح معلوم کرنے کے لئے وقفہ وقفہ سے گھاس کی لمبائی کی پیمائش کی جاتی ہے اور یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ گھاس کے یہ نمونے بیماریوں سے کس قدر محفوظ رہتے ہیں۔ گھاس کی بڑھوتری کے علاوہ اس کی پتیوں کی رنگت کا معائنہ کرنے کے لئے فوٹوگرافی کے عمل کو دہرایا جاتا ہے اور بیماریوں سے بچانے کے لئے ان پر مختلف کیمیکلز کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے۔ ان سب کاموں کے لئے انسٹیٹیوٹ کے پاس کافی تعداد میں ملازمین ہیں جن میں وہ بھی ہیں جو گھٹنوں گھٹنوں کے بل بیٹھ کر گھاس کا معائنہ کرتے ہیں اور مختلف قسم کی پیمائشیں روزانہ درج کرتے ہیں اور ایسے سائنسدان بھی ہیں جو گھاس کی رنگت کی نگہداشت کرتے ہیں اور اس کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے ذمہ دار ہیں۔ اس طرح تجربات کے ذریعہ نئی سے نئی قسم کی عمدہ ترین گھاس تیار کی جاتی ہے۔ اور پھر ان کے بیج تیار کر کے دنیا بھر میں سپلائی کئے جاتے ہیں۔

گھاس کی اقسام

برطانیہ سے ہر سال ایک کتاب شائع کی جاتی ہے جس میں ہر قسم کے بیجوں کی لسٹ ہوتی ہے اور ان سے تیار کردہ گھاس کے خواص درج ہوتے ہیں۔ کتاب کا نام TURF GRASS SEED REPORT ہے اور اس سے دنیا بھر کے ایسے لوگ جو کھیلوں کے میدان تیار کرتے ہیں استفادہ کرتے ہیں۔ ان کے اعداد و شمار کے مطابق برطانیہ میں دس قسم کی گھاس استعمال کی جاتی ہے۔ مگر ہر ملک میں وہاں کے موسم کے اعتبار سے مختلف قسم کی گھاس کی ضرورت ہوتی ہے گرم ممالک کے لئے گھاس کی ورائٹی سرد ممالک سے بالکل مختلف ہوگی۔

گھاس کے بیج

عمدہ گھاس کے بیج تیار کرنے والی کمپنیاں ساری دنیا میں موجود ہیں جو تجربات کے ذریعہ عمدہ سے عمدہ بیج تیار کرتی ہیں جو ایسی گھاس مہیا کر سکیں کہ وہ رنگت میں آنکھ کو لبھانے والی ہو جس کی جڑیں مضبوط ہوں اور جن کی پتیاں زمین میں سیدھی کھڑی رہ سکیں مضبوط اور دیرپا ہوں اور اتنی سخت جان ہوں کہ کھلاڑیوں کی دوڑ بھاگ سے خراب نہ ہوں۔

گھاس کے ٹسٹ

کوئی گھاس کتنی سخت جان ہے اس کے دو قسم کے ٹسٹ کئے جاتے ہیں۔

1۔ ایسی گھاس پر بھاری بھرکم گھاس کاٹنے والی مشین چلائی جاتی ہے جس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ گھاس کمزور ہے یا سخت جان

2۔ ربڑ کی بیلٹ (Beelt) ایسی گھاس پر چلائی جاتی ہے اس طرح اندازہ لگایا جاتا ہے کہ کھلاڑیوں کے بوٹوں کی رگڑ سے کتنی دیر بعد گھاس خراب ہو سکتی ہے۔

معیاری گھاس

اچھی گھاس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس میں پانی زیادہ جذب نہ ہو سکے اور بارش کے برسنے کے بعد وہ جلد خشک ہو جائے تاکہ کھیل کھیلا جا سکے۔ پھر یہ اتنی گھنی ہونی چاہئے کہ گیند اس پر آسانی سے لڑھک سکے اور اس کی بڑھوتری کی شرح کم سے کم ہو تاکہ اس کو بار بار کاٹنا نہ پڑے۔ ایسی گھاس ہر موسم میں ہری بھری ہونی چاہئے اور پھر اس میں یہ خوبی بھی ہونی چاہئے کہ ضرورت پڑنے پر کسی خاص قطعہ کی مرمت آسانی سے کی جا سکے۔

مصنوعی گھاس

آجکل بعض گھاس کی کمپنیوں نے ایسی مصنوعی گھاس بھی تیار کر لی ہے جو ہر لحاظ سے کامیاب ہے وہ خاص طور پر ایسے سٹیڈیم میں استعمال کی جاتی ہے جو اوپر سے ڈھکے ہوئے ہوں اور جہاں نیچے گھاس تک سورج کی روشنی نہیں پہنچتی۔ مگر مصنوعی گھاس تیار کرنا ایک مہنگا عمل ہے اس لئے ایسی گھاس کھلے میدانوں میں استعمال کرنے کا رواج زیادہ نہیں بڑھا۔ اور اکثر ایسے میدانوں میں قدرتی گھاس استعمال کرنے کا ہی رواج ہے۔

پیر فارس احمد صاحب

محترم پیر سلطان احمد صاحب

خاکسار کے والد محترم پیر سلطان احمد صاحب 13۔ مارچ 2000ء ورجینیا (امریکہ) میں اپنے بیٹے عزیزم پیر منور احمد صاحب کے ہاں مختصر علالت کے بعد 79 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

آپ کا جسد خاکی بتاریخ 19۔ مارچ کو ربوہ لایا گیا۔ جہاں ان کی نماز جنازہ اسی روز بیت المبارک میں بعد نماز ظہر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے پڑھائی۔ والد صاحب مرحوم موصی تھے۔ اس لئے ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کروائی۔

والد صاحب مرحوم نے عرصہ تقریباً چالیس سال محکمہ ریلوے میں بطور اسٹیشن سپرنٹنڈنٹ ملازمت کی اور پاکستان کے مختلف مقامات پر تعینات رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اب عرصہ چودہ سال سے امریکہ میں مقیم تھے۔

والد صاحب مرحوم محترم پیر مظہر الحق صاحب سابق خزانچی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بیٹے اور حضرت پیر افتخار احمد صاحب لدھیانہ کے پوتے تھے۔

والد صاحب مرحوم بہت سی خوبیوں کے حامل اور بے نفس انسان تھے۔ بڑے دعاگو۔ صوم و صلوۃ کے پابند اور دعوت الی اللہ کا بہت جوش اور ذوق رکھتے تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد جماعتی خدمات میں پیش پیش رہتے تھے اور جماعتی خدمت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔

آپ نے اپنے پیچھے محترمہ والدہ صاحبہ کے علاوہ پانچ بیٹے، چھ بیٹیاں اور اٹھائیس پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ خاکسار کے چاروں بھائی پیر سلمان احمد شاہ صاحب۔ پیر عثمان احمد منصور صاحب، پیر منور احمد صاحب اور پیر مبشر احمد صاحب لقمان امریکہ میں مقیم ہیں۔ اور چھ بہنوں میں سے دو بہنیں سیالکوٹ میں ایک امریکہ میں۔ ایک کینیڈا میں۔ ایک جرمنی میں اور ایک بہن یہاں میرے پاس اسلام آباد میں مقیم ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ محترم والد صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب پسماندگان کا ہر قدم پر اور ہر جگہ پر حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

اعلان

○ خلافت لائبریری ربوہ میں اسسٹنٹ لائبریرین کی دو آسامیاں خالی ہیں جس کے لئے کم از کم تعلیم ایم۔اے لائبریری سائنس ہے۔ اس کی تنخواہ گریڈ 3866-96-2714-78-2090 کے مطابق ابتدائی طور پر 2090+1000 مہنگائی الاؤنس ہوگی۔ مرکز سلسلہ میں ملازمت کے خواہش مند احباب اپنی درخواست امیر جماعت سے اپنی تصدیق شدہ سندات کی نقول کے ساتھ انچارج خلافت لائبریری صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام 15۔ فروری 2001ء تک ارسال فرمائیں۔ (صدر خلافت لائبریری کمیٹی)

☆☆☆☆☆☆

ولادت

○ مکرم منور احمد صاحب حال امریکہ ابن مکرم چوہدری مجید احمد صاحب صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 25 دسمبر 2000ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کا نام "معظم احمد" عطا فرمایا ہے۔ عزیز مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب دارالرحمت وسطی کا نواسہ اور مکرم منور احمد صاحب حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پڑنواسے ہیں۔ نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆☆

یوم امہات

○ مورخہ 13 نومبر 2000ء بروز سوموار دارالفتوح کے واقفین نو نے "یوم امہات" منایا۔ اس سلسلہ میں مکرم مبارک احمد شاہد صاحب سیکرٹری وقف نو نے ایک اجلاس کا انتظام کیا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔

اجلاس میں 45 واقفین نو بچے، 24 واقفات نو بچیاں، 25 مائیں اور 6 ٹیچرز واقفین نو شامل ہوئیں۔ (وکالت وقف نو)

☆☆☆☆☆☆

میڈیکل چیک اپ
واقفین نو

○ مکرم نصیر احمد شریف صاحب سیکرٹری وقف نو ناصر آباد شرقی ربوہ نے مورخہ یکم دسمبر 2000ء بروز جمعۃ المبارک، محلہ کے تمام واقفین نو بچوں کے میڈیکل چیک اپ کا پروگرام بنایا۔

مکرم ڈاکٹر نسیم اللہ خان صاحب نے بچوں کا میڈیکل چیک اپ کیا جس میں 75 واقفین نو اور 5 دیگر اطفال کا چیک اپ کیا گیا۔

مکرم محمد داؤد خالد صاحب نائب سیکرٹری وقف نو، مکرم صدر صاحب محلہ اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ ناصر آباد شرقی نے پروگرام کو کامیاب بنانے میں تعاون فرمایا جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (وکالت وقف نو)

☆☆☆☆☆☆

نکاح

☆ محترم رانا عبدالکریم صاحب لاہور کی پوتی عزیزہ ندرت نور صاحبہ ایم اے پولیٹیکل سائنس بنت مکرم رانا عبدالشکور نور صاحب علامہ اقبال لاہور کی تقریب شادی 20 جنوری 2001ء کو لاہور میں عزیزم ندیم سمیع بھٹی صاحب ایم سی ایس' ایم اے پولیٹیکل سائنس' ننکانہ صاحب کے ہمراہ قرار پائی۔

ان کا نکاح مورخہ 12 جنوری 2001ء کو بیت التوحید آصف بلاک میں مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پڑھا اور دعا کروائی۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔

☆ مکرم عبدالرحمن ساہی صاحب ابن مکرم شفیق احمد ساہی صاحب چک 354 ج ب قادر آباد تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نکاح ہمراہ عزیزہ رودابہ عائشہ ناہید صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر رفیق احمد ساہی صاحب لاہور بعوض حق مہر پچاس ہزار روپے مورخہ 14 جنوری 2001ء بیت المبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھا۔

عزیزہ رودابہ عائشہ ناہید محترم عبدالقادر ساہی صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم عبدالرحمن ساہی صاحب محترم محمد حنیف ساہی صاحب مرحوم صدر جماعت چک 354 ج ب قادر آباد تحصیل گوجرہ کے پوتے ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری نسیم احمد سیفی صاحب کارکن پرائیویٹ سیکرٹری کو مورخہ 14 جنوری 2001ء کو سات سال کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے حنان احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری شریف احمد صاحب مرحوم ماڈل ٹاؤن لاہور کا پوتا اور مکرم چوہدری محمود احمد بشیر صاحب دھاریوال آف کینیڈا کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو سعادت مند باعمر اور خادم دین بنائے۔

اعلان داخلہ

☆ آغا خاں یونیورسٹی نے مندرجہ ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔

1-Ph.D in Health Sciences

2- M.Sc. Epidemiology

3- M.Sc Biostatistics

4- M.Sc Health Policy & management

درخواستیں 10 فروری تک جمع کروائی جا سکتیں ہیں۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے جنگ 28 جنوری 2001ء۔

(نظارت تعلیم)

☆☆☆☆

درخواست دعا

○ عزیزہ تہمینہ علی (عمر 6 سال) بنت مکرم انور علی صاحب چیف انسٹرکٹر پرٹس کالج فیصل آباد کے دل کے سوراخ کا آپریشن پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں کامیابی سے ہو گیا ہے۔ (الحمد للہ) بچی خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ فرمائے اور صحت عطا فرمائے۔ آمین

○ مکرم عبدالکریم صاحب مددگار کارکن جامعہ احمدیہ کے والد محترم محمد دین صاحب بیمار ہیں کمزوری زیادہ ہے نیز انہیں اپنے بڑے بھائی مکرم نورالدین صاحب کی وفات کی وجہ سے شدید صدمہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے شفاء کاملہ عطا کرے اور مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم راجہ محمد یوسف خان صاحب سیکرٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ جرمنی وایڈیٹر اخبار احمدیہ جرمنی کو مورخہ 14۔ دسمبر 2000ء بروز منگل بیٹے سے نوازا ہے۔

نومولود محترم صوبیدار (ر) راجہ محمد مرزا خان صاحب کا پوتا اور محترم راجہ منیر احمد خان صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کا بھتیجا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام راجہ ثمر یوسف خاں عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں نومولود کی درازی عمر' خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم علیم محمود صاحب مربی سلسلہ غانا کو مورخہ 3 جنوری 2001ء بروز بدھ ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور نے از راہ شفقت بچے کا نام 'جاذب محمود' عطا فرمایا ہے۔

نومولود مکرم محمد رفیق صاحب اسلامیہ پارک لاہور کا پوتا اور مکرم نورالحق صاحب مظہر آف گنج مغلپورہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر، سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالعزیز صاحب معلم وقف جدید تلونڈی بھنڈراں ضلع نارووال کو مورخہ 29-1-2001 کو بچی عطا فرمائی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "امۃ الباقی" عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ خدا کے فضل سے وقف نو میں شامل ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ زچہ و بچہ کو صحت اور سلامتی والی زندگی عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

ضروری اعلان

جو قارئین ہاکرز کے ذریعہ روزنامہ الفضل حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ بل ماہ جنوری 2001ء مبلغ -/81 روپے بنتا ہے براہ کرم جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆☆☆☆☆☆

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: یکم فروری گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 6 زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعہ 2 فروری - غروب آفتاب: 5.45

☆ ہفتہ 3 فروری - طلوع فجر: 5-35

☆ ہفتہ 3 فروری - طلوع آفتاب: 6.59

صدر کو جلاوطن کرنے کا اختیار نہیں عدالت

عالیہ لاہور کے مسٹر جسٹس ملک عبدالقیوم نے کہا ہے کہ آئین کی دفعہ 45 کے تحت صدر پاکستان صرف دو ملزمان کی سزا معاف کرسکتے ہیں انہیں جلاوطن کرنے کا کوئی قانونی اختیار نہیں ہے۔ لاہور ہائی کورٹ نے شہباز شریف کے بیٹوں حمزہ، سلمان اور شہباز کو عدالت میں پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔ وہ عدالت کو آگاہ کریں کہ شریف فیملی کو زبردستی جلاوطن کیا گیا یا ان کی رضامندی شامل تھی۔ عدالت نے نوازشریف کی جلاوطنی کے بارے میں حکومتی جواب کو مبہم قرار دے کر مسٹر ڈپٹی اٹارنی جنرل خواجہ سعید الظفر کو آئندہ سماعت پر تفصیلی موقف پیش کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

کرپشن کے الزام میں 5 جج برطرف

چیف جسٹس فلک شیر کی سربراہی میں لاہور ہائی کورٹ کے سات سینئر ججوں کی ایڈمنسٹریشن کمیٹی نے کرپشن کے الزام میں پانچ ججوں برطرف اور ایک کو فارغ کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ معطل ہونے والوں میں ایڈیشنل سیشن جج مظہر حسین چوہدری، سول جج خواجہ اجمل، میاں ذوالفقار علی اور رانا محمد علی شامل ہیں۔ تین ججوں کی ترقی رک گئی۔ دو کے خلاف دوبارہ تحقیقات ہوگی۔ 29 ججوں کو ترقی دے دی گئی۔ ایڈیشنل سیشن جج محمد انور نسیم کو جبری ریٹائر کردیا گیا۔ اینٹی احتساب عدالت کا رجسٹرار راجہ شفیق جاوید بھی احتساب کی زد میں آ گیا۔ رانا اشفاق، شبیر منہاس اور طارق مسعود برطرف ہوئے۔

پشاور میں دوسرے روز بھی ہنگامے

انگریزی اخبار روزنامہ فرنٹیئر پوسٹ میں پیغمبر اسلام کی شان میں گستاخانہ مراسلہ شائع ہونے پر دوسرے روز بھی ہنگامے ہوئے۔ سینما سمیت دو عمارتیں نذر آتش کردی گئیں۔ سکول اور سڑکیں بند۔ جمعیت کے سینکڑوں کارکنوں کے شہر بھر میں مظاہرے ہوئے پولیس آنسو گیس اور ربڑ کی گولیاں چلا کر مظاہرین کو منتشر کرتی رہی۔

عدالتی تحقیقات: حکومت نے پشاور کے انگریزی اخبار فرنٹیئر پوسٹ میں توہین رسالت پر مشتمل خط شائع کرنے کی مذمت کرتے ہوئے واقعہ کی عدالتی تحقیقات کے لئے کمیشن قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ حکومت صورتحال سے آگاہ ہے۔ مجرموں کو سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑا جائے گا۔

پیپلز پارٹی کی خواتین کے مظاہرے لاہور میں پیپلز پارٹی کی خواتین نے حکومت کے خلاف مظاہرے کئے۔ ریلوے سٹیشن کے قریب ظفر چوک پر پیپلز پارٹی کی خواتین کی صدر ساجدہ میر سمیت متعدد خواتین کو گرفتار کرلیا گیا۔ اس موقع پر پولیس حرکت میں آئی اور مظاہرین کو اٹھا کر گاڑی میں ڈال لیا۔

بلوچستان کے وزیر کو سزا۔ بلوچستان کی احتساب عدالت نے سابق وزیر آب پاشی حاجی بہرام خان اچکزئی کے خلاف کرپشن کیس میں تین سال قید بامشقت اور چھ لاکھ روپے جرمانہ کا حکم سنایا ہے اچکزئی نے بہن کے ساتھ مل کر بیت المال فنڈ خورد برد کیا تھا انہیں 21 سال کے لئے نااہل بھی قرار دیا گیا ہے۔

زرعی قرضے تقسیم کرنے میں بینک ناکام

قومی کمرشل بینک اور زرعی ترقیاتی بینک سالانہ زرعی قرضوں کے اجراء کے سٹیٹ بینک کے دیئے گئے ٹارگٹ کو پورا کرنے میں ناکام رہے جس کے باعث ان بینکوں کو کروڑوں روپے کے جرمانے ادا کرنے پڑیں گے۔ 2000-1999ء کے دوران بینکوں کے 52۔ارب 92 کروڑ کا ٹارگٹ دیا گیا تھا مگر 39۔ارب 68 کروڑ کے قرضے کاشتکاروں کو دیئے گئے۔ اس طرح ہدف سے سوا 13۔ارب روپے کم قرضہ تقسیم کیا گیا۔

کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کی تقسیم شروع۔

نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) کے چیئرمین میجر جنرل زاہد احسان نے پی ٹی وی کے پروگرام میں گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کی پروڈکشن کا پورا کام اردو میں پاکستانی سافٹ ویئر انجینئرز اور نوجوانوں نے انجام دیا ہے۔ ان شناختی کارڈز کی تقسیم گزشتہ بدھ سے شروع کردی گئی ہے۔

بسنت میلہ اسلامی نظریاتی کونسل نے بسنت میلہ گھروں کی چھتوں پر یا دیگر اونچی جگہوں پر منانے کی مخالفت کرتے ہوئے بسنت میلہ کھلے میدانوں اور کھلی جگہوں پر منانے کی سفارش کی ہے۔ اور کہا ہے کہ بسنت میلہ حرام چیز نہیں ہے تاہم یہ اسلامی کلچر بھی نہیں ہے۔

مفت اور لازمی تعلیم وفاقی وزیر تعلیم زبیدہ جلال نے کہا ہے کہ قومی تعلیمی منصوبہ کے تحت 2015ء تک ہر بچے کے لئے مفت اور لازمی پرائمری تعلیم کو یقینی بنایا جائے گا۔ قومی تعلیمی منصوبے کے تحت خواتین میں خواندگی کو 50 فیصد بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

مکان برائے فوری فروخت
ایک عدد مکان بر قبہ ساڑھے پانچ مرلہ، دو بیڈ روم، اٹیچ باتھ، ٹی وی لاؤنج، کچن، بیٹھک، سٹور، ٹیلی فون، بجلی، گیس، پانی کی تمام سہولیات میسر ہیں۔
رابطہ کیلئے: ریاض احمد خان دارالعلوم وسطی
فون 211225, 211586

سالانہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں
اس لئے خوب تیاری کریں اور اگر۔ رفیق دماغ
کا استعمال ساتھ جاری رہے تو رزلٹ اللہ کے فضل کے ساتھ توقع کے مطابق ہوگا۔ بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے
رفیق دماغ۔ کمزور ذہن کے بچوں کو ضرور استعمال کرائیں
قیمت فی ڈبی -/25 روپے کورس 3 ڈبیاں۔
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ
فون نمبرز 212434-211434

ھوالشافی
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
اوقات 5 تا 9 بجے شام
ناغہ بروز جمعہ
مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری
زیر سرپرستی مقبول احمد خان
زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شور کوٹی
مخیر حضرات ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری کا قیام کرکے دکھی انسانیت کی خدمت کریں
☎042-6306163
بس سٹاپ بستان افغاناں۔ تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی سٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

نئی کوٹھی برائے فروخت
کوٹھی ایک کنال کار پورچ برآمدہ، کچن، باتھ، دو عدد ڈرائنگ ڈائننگ بیڈ روم۔ سٹور ٹھنڈے اور گرم پانی کی لائنیں۔ پانی بجلی (گیس بھی ملنے والی ہے) فوری فروخت کے لئے
گلشن حمید کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ 212855
رابطہ: حکیم احمد صدیق جان
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون 0431-221520-0431-291024

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان شجر کاروبچی میبل ڈائز کوشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
☎042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net

AHMAD MONEY CHANGER
A.M.C.
AHMAD MONEY CHANGER
Deals in: All Foreign Currencies, Bank Drafts, TT, FEBC, Encashment Certificate
State Bank Licence # Fel (C)/15812-P-98
B-1, Raheem Complex, Main Gulberg II, Lahore.
Tel # 5713728, 5713421, 5750480, 5752796 Fax # 5750480

CPL No. 61